بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۵ ماہ تبلیغ۔ گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع آئی ہے کہ ان کی حالت کل جیسی ہے۔ احباب خصوصیت سے ان کی خیر و عافیت کے لئے دعائیں کریں۔

قادیان ۲۵ ماہ تبلیغ۔ آج خطبہ جمعہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے نہایت مؤثر الفاظ میں دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ نیز نماز میں تمام نمازیوں نے دعا کی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حبس البول کی تکلیف ہے۔ دعا صحت کی جائے

کئی دن سے متواتر روزانہ بارش ہو رہی ہے۔ آج بھی ہوئی۔

جلد ۳۲ | ۲۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۲ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۷ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۴۸

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دُنیا کے کناروں تک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ

(۲)

ہوشیار پور کے ۲۰ فروری کے جلسہ میں احمدی مبلغین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچانے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے آپ سے برکت حاصل کرنے کے متعلق جو مختصر تقریریں کیں۔ ان میں سے کچھ اور درج ذیل کی جاتی ہیں:

ہنگری:- ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے بی۔ ٹی نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے ہم کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے زمانہ میں پیدا کیا۔ اور پھر اس نے اس گناہ گار کو توفیق عطا فرمائی۔ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے اس حصہ کو کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" پورا کرنے کا ذریعہ بنوں چنانچہ اس مقام پر میں اس شہادت کو ادا کرتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا نام عزت اور شہرت کے ساتھ ملک ہنگری میں پہنچ چکا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر حضور کے قائم کردہ مشن کے ذریعہ اس ملک کے کونے کونے میں پہنچا دی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیر ہدایات تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کی غرض سے ۱۹۳۶ء میں بوڈاپسٹ میں احمدیہ مشن قائم کیا گیا۔ اور ۵ جنوری ۳۷ء کو میں بوڈاپسٹ پہنچا۔ اور تبلیغ کا کام شروع کیا۔ مجموعی طور پر بوڈاپسٹ مشن نے دو سال آٹھ ماہ کام کیا۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو یورپ میں جنگ کے آثار نظر آنے پر مجھے بذریعہ تار چلے آنے کو کہا گیا۔

ہنگری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا پیغام لاکھوں اشخاص تک اللہ تعالیٰ نے پہنچانے کی توفیق دی۔ بوڈاپسٹ کے قریباً تمام روزانہ اخبارات نے جو بڑی بڑی اشاعت رکھتے ہیں۔ انٹرویو کے رنگ میں احمدی مبلغین کے بیانات کو متعدد مرتبہ شائع کیا۔ اور ان میں اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی۔ اسلامی عقائد اور احمدیت کی ترقی بیان کی۔ اس کے علاوہ مختلف سوسائٹیوں۔ کلبوں اور سرکلز میں لیکچروں کے ذریعہ نیز انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ ہنگری کے معزز طبقہ تک جس میں حکومت کے وزراء۔ بیرن اور لارڈ۔ اخبارات کے نمائندے سیاسی پارٹیوں کے لیڈر۔ پروفیسر۔ ڈاکٹر اور بیرسٹر وغیرہ شامل تھے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

اگست ۳۷ء میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بوڈاپسٹ تشریف آوری کے موقعہ پر ایک دعوت کے ذریعہ ہنگری کے ایسے اعلیٰ طبقہ کو جس تک عام حالات میں پہنچ نہ ہو سکتی تھی۔ بلایا گیا۔ اور مکرم چوہدری صاحب کے لیکچر سے ان تک بھی اسلام اور احمدیت کا نام پہنچایا گیا۔

بوڈاپسٹ سے باہر متفرق شہروں میں جن میں (1) Barkta (2) Eger (3) Bacs (4) Ujpest (5) Pestszentlorinc (6) Paradpurdo اور Hodmezovasarhely قابل ذکر ہیں۔ متفرق احباب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور ان میں سے چار جگہوں پر ایک ایک دو دو افراد نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے والے دوستوں کو سلسلہ سے اخلاص اور محبت بھی عطا فرمائی۔ ان میں سے بعضوں نے نماز سیکھی۔ کچھ یسرنا القرآن پڑھتے تھے۔ ایک بھائی پہلا پارہ پڑھ رہے تھے۔ اور وہ سلسلہ کی تعلیم سے آگاہی کے لئے جو کچھ ان کی زبان میں میسر تھا اس کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا ترجمہ اس ملک کی زبان میں کرایا گیا۔ تحفہ شہزادہ ویلز اور حضرت امیر المومنین کا لیکچر لاہور "اسلام اور دیگر مذاہب" کا بھی ترجمہ کرایا گیا۔ اسلامی مسائل اور تبلیغی امور پر مشتمل مضامین کا ترجمہ کرایا گیا۔ اور دوستوں کے اجتماع کے موقعہ پر ان میں سے کچھ کچھ حصے پڑھ کر ان کے لئے روحانی غذا کا سامان مہیا کیا جاتا۔ "آسمانی بادشاہت" اور "اسلام کا دوبارہ احیاء" کے عنوان سے مختصر رسالے شائع کئے گئے۔ جن کا اثر عمدہ ہوا۔

جنگ کی وجہ سے اس جگہ احمدیوں کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ امید ہے۔ جنگ کے اختتام پر جب دوبارہ یورپ میں تبلیغ کا کام شروع ہوگا۔ تو پہلی قائم کی ہوئی بنیادوں پر عمارت اٹھ سکے گی۔ اس وقت تک یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی خبر اس ملک میں بسنے والوں کو پہنچا دی گئی۔ ان میں سے قریباً ۶۰ اشخاص نے سلسلہ کو قبول کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پہلا شخص ۱۰ اپریل ۳۶ء کو احمدیت کی آغوش میں آیا۔ اور باقی افراد ۲½ سال کے عرصہ میں داخل جماعت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ اور اس ہیبت ناک جنگ میں ان کا معین و مددگار ہو۔ تا جب جنگ کے بادل ہٹ جائیں۔ تو پھر ہم اپنے بھائیوں سے مل کر اس کام کو جاری کر سکیں۔ جس میں عارضی طور پر روک پیدا ہو گئی ہے۔

سپین و اٹلی:- ملک محمد شریف صاحب

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید نے ملک محمد شریف صاحب کی بجائے جو بوجہ جنگ اٹلی میں مقید ہیں۔ فرمایا:-

سپین مشرقی کرۂ ارض کا مغربی کنارہ ہے جہاں ملک محمد شریف صاحب واقف زندگی مارچ ۱۹۳۶ء میں پہنچے۔ اُن کے پہنچنے کے تھوڑا ہی عرصہ بعد سپین میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ اس سے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

سیّدہ اُمِّ طاہر احمد صاحبہ کی صحت و عافیت کیلئے خصوصیت سے دعا کی جائے

قادیان ۲۵ فروری - آج رات کے گیارہ بجے جو اطلاع بذریعہ فون لاہور سے پہنچی ہے - وہ یہ ہے - کہ

اُمِّ طاہر احمد صاحبہ کی حالت کل جیسی ہے

اس سے ظاہر ہے - کہ اس وقت دعاؤں کی بے حد ضرورت ہے - خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ

اُمِّ طاہر کی حالت دُعا کی مستحق ہے

پس احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں - کہ خدا تعالےٰ سیدہ موصوفہ کو صحت عطا فرمائے ؎

انہیں آزادی سے کام کرنے کا موقعہ نہ مل سکا - اور صرف چند آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے - جنگ کی وجہ سے ان کو برٹش قونصل نے واپس چلے جانے کو کہا - لیکن وہ اس کیلئے تیار نہ ہوئے - حالانکہ صورت یہ تھی - کہ میڈرڈ میں ان کی جائے سکونت کے دائیں بائیں خطرناک بمباری ہوتی تھی - بالآخر ان کو برطانوی قونصل نے مجبور کیا - اور برطانیہ بھجوا دیا وہاں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت ان کو اٹلی جانے کا حکم دیا گیا - جنوری ۱۹۳۷ء میں وہ اٹلی پہنچے - اور عیسائیت کے مرکز میں تبلیغ احمدیت کا کام شروع کر دیا - جنگ سے پیشتر کی اطلاعات کے بموجب پندرہ اصحاب وہاں داخل احمدیت ہو چکے تھے - اب بھی وہ اپنے کام میں حتی المقدور مصروف ہیں لیکن بوجہ جنگ نامہ و پیام بند ہو جانے کی وجہ سے ہمیں ان کے حالات کا علم نہیں -

شمالی امریکہ ـــــ مولوی محمد دین صاحب بی اے

جناب مولوی محمد دین صاحب بی - اے نے فرمایا :-

یہ عاجز ۱۹۲۳ء کے شروع میں امریکہ کے مشن میں کام کرنے کے لئے روانہ ہوا - میرے جانے سے قبل حضرت مفتی محمد صادق صاحب اس مشن کی بنیاد ڈال چکے تھے - جنگ عظیم کے ختم ہوتے ہی وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے امریکہ گئے تھے جہاں بہت سی مشکلات کے بعد جو ابتدائی مشنوں کے قیام میں پیدا ہوا کرتی ہیں - ان کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسی کامیابی ہوئی - کہ کئی ہزار آدمی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہو چکے تھے - اور بہت سے بڑے بڑے شہروں اور دیگر مقامات میں جماعتیں قائم ہو چکی تھیں - چنانچہ جب وقت میں گیا - اس وقت نیویارک بوسٹن - فلاڈلفیا - ڈیٹرائے - سینٹ لوئس - سن سناٹی وغیرہ مقامات میں باقاعدہ جماعتیں تھیں - اور شکاگو تو مشن کا مرکز تھا - جہاں مشن کا اپنا مکان اور مسجد بھی تھی - جس میں ہفتہ وار باقاعدہ میٹنگز بھی ہوتی تھیں - حضرت مفتی صاحب نے ایک سہ ماہی رسالہ "مسلم سن رائز" نام جاری کیا ہوا تھا - جس میں علمی مضامین کے علاوہ نو مسلموں کی ابتدائی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی تعلیم کے اسباق بھی ہوتے تھے - اس رسالہ کا امریکہ کی مذہبی دنیا میں رعب تھا - اور اس کا اثر وسیع حلقہ میں پھیلا ہوا تھا - حضرت مفتی صاحب سے میں نے چارج لیا - تو یہ رسالہ اور مشن کا کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور حضرت مفتی صاحب کی سعی مشکور کی وجہ سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے اسی طرح چلتا رہا - میں وہاں تین سال رہا - اور میرے زمانے میں بھی دو ہزار کے قریب آدمی اسلام میں داخل ہوئے - ان نو مسلموں میں ایسے آدمی بھی تھے - جو پانچ وقت نماز کے علاوہ باقاعدہ تہجد گزار تھے - اور ماہ رمضان کے روزے بھی رکھتے تھے - جس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے - کہ اسلام محض نام کے طور پر نہیں بلکہ عملاً پھیل رہا تھا - نیز اسلامی جماعتوں کے قیام اور رسالہ کے اجرا کی وجہ سے علمی دنیا پر اثر تھا - چنانچہ پادری زویمر صاحب جو امریکہ کے بہت بڑے مشہور پادری ہیں - مصر میں عیسائی مشن کے انچارج رہ چکے ہیں - اور اس وقت عیسائیوں کے ایک بہت بڑے مشنری رسالہ کے ایڈیٹر ہیں - یعنی مسلم ورلڈ کے وہ شکاگو میں حضرت مفتی صاحب سے ملنے کے لئے بھی آئے - اگرچہ حضرت مفتی صاحب ان دنوں وہاں نہ تھے - (وہ اس کے بعد قادیان بھی تشریف لائے تھے - اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملے تھے) یہ مشن اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیابی سے چل رہا ہے - اور اس وقت مولوی مطیع الرحمٰن صاحب ایم - اے وہاں بطور مبلغ کام کر رہے ہیں - اور بہت سے مقامات میں جماعتیں قائم کر چکے ہیں - رسالہ مسلم سن رائز بھی چلا رہے ہیں - اس کے علاوہ انہوں نے بہت سے اسلامی مضامین پر کتابیں بھی لکھی ہیں - ہمارے مشنریوں کے وہاں جانے سے وہاں کے علمی حلقوں میں خاص دلچسپی پیدا ہوئی - چنانچہ حضرت مفتی صاحب اور اس خاکسار کے بعض یونیورسٹیوں میں لیکچرز بھی ہوئے - اور خود ان یونیورسٹیوں کی طرف سے دعوتیں آئیں - یہ معمولی یونیورسٹیاں نہیں ہیں - بلکہ بعض ان میں سے دنیا کی مشہور ترین یونیورسٹیوں میں سے ہیں - مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بھی اسی طرح علمی حلقوں میں بلائے جاتے ہیں - بعض علمی حلقوں میں ہمارے لیکچرز پر اچھی خاصی تنقیدیں بھی ہوتی رہی ہیں - بعض علمی رسالوں میں ہمارے مضامین بھی نکلتے رہے ہیں - جن کو پڑھ کر بعض اچھے اچھے تعلیم یافتہ اصحاب اسلام لائے - سب سے اچھی اور میرے نزدیک جو خوشکن بات تھی - وہ یہ ہے - کہ ہمارے مشن کے قیام سے پہلے اکثر مسلمان اپنے نام بدل ڈالتے تھے - ہندوؤں کے مذہب و نام سے تو وہاں لوگ آشنا تھے - مگر مسلم ناموں یا اسلام سے محض ناآشنا سوائے چندان لوگوں کے جو مشرق میں رہ آئے - یا عیسائی پادری جنہوں نے اسلام کو بہت بدنام کیا ہوا تھا - چنانچہ میں نے دیکھا کہ رحمٰن نام والا مسلمان اپنے کو Roman نام سے یوسف نام والا جوزف یا جوے جان محمد نام والا Ahm [illegible] کے نام سے پکارتے تھے - یہی حال شامی یا ترک یا دیگر مسلمانوں کا تھا - جو عیسائی نام بدلکر وہاں رہتے تھے - اور وہاں کے لوگوں کو ان کے مذہب کا علم تک نہ تھا - ہمارے مشن کے قیام کے بعد ان میں حوصلہ پیدا ہوا - اور وہ اپنا اصل نام ظاہر کرنے لگے - عیسائی پادریوں کو چیلنج دیتے تھے - کہ ہمارا بشپ آ گیا ہے - اس سے تبادلۂ خیالات کر لو - بعض اہل علم مسلمان تھے - جو ابھی تک پوشیدہ تھے - انہوں نے اپنے آپ کو نہ صرف ظاہر کیا - بلکہ اسلام پھیلانے کے متعلق ان کے حوصلے بڑھ گئے - پہلے وہ سمجھتے تھے - کہ اسلام کے لئے اس ملک میں کوئی گنجائش نہیں - مگر اب ان کے دلوں میں ایک قسم کا قرار و سکون پیدا ہوا - بیدلاں را قرار باز آئید صاف نظر آ رہا تھا - عیسائی حلقوں میں ہماری تقریروں اور تحریروں اور ہمارے مشنوں کے قیام سے نہ صرف گھبراہٹ پیدا ہوئی - بلکہ وہاں ایک اثر حلقوں میں یہ خیال پیدا ہوا - کہ امریکہ کو دوسرے ممالک میں عیسائی مشن قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے - بلکہ مذہب کی حقانیت کے خیال سے یہ لوگ یعنی مشرق والے اپنے مذہب کو سب سے زیادہ سچا سمجھتے اور اس کے لئے دلائل رکھتے ہیں -

جنوبی امریکہ ـــــ مولوی محمد رمضان صاحب

انچارج صاحب تحریک جدید نے مولوی محمد رمضان صاحب کی بجائے جو اسوقت ارجنٹائن میں ہیں - اس ملک کے متعلق بیان کیا - یہ علاقہ قادیان سے ۸ ہزار میل دور ہے جب ہندوستان میں دوپہر ہوتی ہے - تو وہاں آدھی رات کے قریب وقت ہوتا ہے - اس دور دراز علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے بموجب مولوی رمضان علی صاحب مولوی فاضل جولائی ۱۹۳۶ء میں تشریف لے گئے - خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں کے لوگ سلسلہ احمدیہ میں معہ اہل و عیال داخل ہونے لگے - آخری اطلاع کے بموجب ۵۰ کے قریب معزز افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہیں - بعض عرب خاندانوں سے تعلق رکھنے والے بھی ہیں اور رسالہ البشریٰ کو ۲۰۰ سے زائد خریدار منگوا کر مطالعہ کرتے ہیں - غرض اسجگہ تبلیغ کا کام جاری ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی رو سے یہ علاقہ دنیا کا مشرقی اور مغربی کنارا قرار دیا جا سکتا ہے -

(149)

یوگوسلاویہ - البانیہ - یونان } مولوی محمد الدین صاحب

مکرم مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل مندرجہ بالا ممالک میں تبلیغ احمدیت کے فرائض ادا کرنے کے بعد جب قادیان میں واپس آئے۔ تو نومبر ۱۹۴۲ء میں انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مغربی افریقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ مگر جس جہاز میں سوار تھے۔ وہ دشمن کے تارپیڈو سے غرق ہو گیا۔ اس جہاز کے بعض مسافروں کا کچھ پتہ ملا ہے۔ مگر مولوی محمد الدین صاحب ابھی تک لاپتہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور مزید دینی خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی بجائے مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے تقریر کی جس میں فرمایا:

میرے ماموں زاد بھائی مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسلام و احمدیت کی تبلیغ کے لئے یوگوسلاویہ روانہ فرمایا۔ انہوں نے وہاں کے باشندوں تک خدا کا پیغام پہنچایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی منادی کی۔ پھر انہیں البانیہ جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں بھی کافی عرصہ تک دعوت حق پہنچاتے رہے۔ عوام اور حکام تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو پہنچایا۔ حضور کی کتب کے بعض حصوں کا ترجمہ کر کے طبع کرایا۔ اور شائع کیا۔ جس سے بعض لوگوں نے شورش بپا کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کئی اصحاب نے تحقیق کر کے احمدیت کو قبول کیا۔ البانیہ میں شدید مخالفت کے باعث انہیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ تب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد سے مولوی محمد الدین صاحب یونان گئے۔ اور اس سرزمین میں پیغام حق پہنچاتے رہے۔ پھر فریضۂ حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ہندوستان واپس ہوئے۔

پولینڈ اور زیکوسلوویکیا:-

انچارج صاحب تحریک جدید نے بیان کیا۔ کہ چودھری حاجی احمد صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کو ان ممالک میں بھیجا گیا۔ حکومت پولینڈ نے اپنے ملک سے ان کو نکال دیا۔ اس پر انہیں زیکوسلوویکیا میں بھیج دیا گیا۔ اب وہ فوج میں ملازم ہیں اور لفٹیننٹ ہیں۔

مغربی افریقہ:- مولوی عبدالرحیم صاحب نیر

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے بیان کیا:-

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کے عہد خلافت کے ساتویں سال حضور نے مجھے تاریک براعظم کے اس مغربی کنارہ پر بھیجا جو کوسٹ یا کنارہ کے نام سے معروف ہے۔

میں آج کے مبارک دن ۲۰ فروری ۱۹۲۱ء کو بطور اول مبلغ اسلام سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں اترا۔ چار تقریریں کیں۔ چونکہ بشپ آف سیرالیون نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کے دل مجروح کر رکھے تھے۔ اس لئے مسلمان شادمان اور مسیحی پریشان ہوئے۔ ایک مسلمان بے اختیار بول اٹھا۔

You be we bishop

اس ملک میں باقاعدہ مشن ۱۹۳۷ء سے حضور نے مولوی نذیر احمد صاحب کو گولڈ کوسٹ سے تبدیل کر کے قائم فرمایا۔ اور ان کی مدد کیلئے مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل تحریک جدید سے بھجوایا۔ ہر دو مبلغ ان تکالیف اور رکاوٹوں سے نکل کر جن کا ۲۳ برس قبل مجھے مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ اب حضور کے قبل از وقت اللہ تعالےٰ سے اطلاع پا کر خبر دینے کے مطابق ۱۹۴۳ء سے کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ نئے صدر قصبہ بو Bo اور دیگر اہم مقامات میں مقامی چندہ سے مساجد و مدارس بن چکے اور بن رہے ہیں۔

۲۸ فروری ۱۹۲۱ء کو حضور کا یہ ادنیٰ خادم سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ پہنچا۔ اس ملک میں اللہ تعالےٰ نے ایک ماہ بعد ... کی جماعت کا فر مسلمان مسیحی افراد پر مشتمل دے دی۔ کل ملک کا دورہ کیا۔ مساجد۔ مدارس و دارالتبلیغ تعمیر ہوئیں اور مبلغین کی جماعت کا آغاز کیا۔ پہلی احمدیہ کانفرنس ہوئی۔ اور حضور نے پہلے مولوی فضل الرحمان صاحب حکیم کو اور بعد میں مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کو بھیجا۔ کام نہایت کامیابی سے ہو رہا ہے۔ شاندار عمارات مدارس و ادارہ تبلیغ کی بن چکی ہیں۔ بہت بڑی جماعت ہے ۴۳ مساجد ۲۰۰ شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

گو حضور کے زیر ہدایت خط و کتابت کے ذریعہ لیگوس صدر حکومت نائیجیریا میں ۳۳ - افراد کی جماعت تھی۔ مگر باقاعدہ ادارہ تبلیغ ۸ر اپریل ۱۹۲۱ء سے قائم ہوا۔ اور ۱۶ر دسمبر سے اس کی مزید باقاعدہ تنظیم ہوئی۔ حضور کا غلام صحرائے اعظم کے کناروں تک پہنچا۔ سلاطین کے درباروں میں تبلیغ کی۔ ایک مسیحی بادشاہ نے مسیح پاک کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈی۔ برہنہ لوگوں نے کپڑے پہنے۔ اسیروں کی رستگاری ہوئی۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا منظر ایک ہی وقت دس ہزار لوگوں کے بیعت کرنے سے دنیا کے اس کنارے پر گولڈ کوسٹ کے بعد دوبارہ حضور کی توجہ و دعا سے مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق دیکھا گیا۔

اس وقت اس ملک میں مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم کام کر رہے ہیں۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضور کے ارشاد سے مغربی افریقہ میں مسجد فضل کی بنیاد رکھی ہے

حضور کے زمانہ میں اس کنارہ کے لوگوں کو (۱) یقین ہو گیا۔ کہ اسلام میں سفید آدمیوں کا دین ہے۔ وہ مجھے الفا بیو سفید مبلغ کہتے تھے۔ ورنہ افریقن یقین رکھتا تھا۔ کہ سیاہ فام لوگوں کا مذہب اسلام اور سفید فام کا مسیحیت ہے۔ (۲) صلیب کو شکست ہوئی۔ ذو یمر اور راندر ے لکھتے ہیں۔ احمدی مغربی افریقہ میں فرانسی اور برطانوی علاقہ میں پھیل گئے ہیں۔ احمدیت کی خفیہ تعلیم اس زمانہ کا اہم سیاسی مسئلہ ہے (۳) ہندوستان کی عزت ہوئی۔ شامی مسلمان جو پہلے اپنے مسلمان ہونے کا اظہار نہ کر سکتے تھے۔ اب اپنے تئیں علانیہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ حضور والا المصلح الموعود اور حضور کے مسیحی نفس نے پھر مجھے ۸ر جنوری کو لنڈن پہنچایا ؂

مصلح موعود اور پسر موعود کی شناخت کا ایک بہت بڑا نشان

تذکرۃ المہدی حصہ دوم مصنفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ مطبوعہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۲/۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ روایت درج ہے۔ کہ

"کچھ دنوں کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سے بہت تفصیلی باتیں کیں۔ اور بہت سے واقعات جو آپ کے بعد ہونیوالے تھے وہ بیان کر رہے تھے۔ جو میں بھی پہنچ گیا۔ اور سلسلہ کلام جاری رہا فرمایا خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا۔ اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔ اور دنیا میں ایک حشر برپا ہو گا۔ وہ اول الحشر ہو گا۔ اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت و خون ہو گا کہ زمین خون سے بھر جائیگی۔ اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کریگی۔ ایک عالمگیر تباہی آئے گی۔ اور تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہو گا۔ صاحبزادہ صاحب (خاکسار راقم کو فرمایا) اس وقت میرا لڑکا موعود ہو گا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی۔ اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا۔ یہ ایک بہت بڑا نشان پسر موعود کی شناخت کا ہے"

خدا تعالےٰ کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر اس زمانہ میں یہ انکشاف کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ جبکہ دنیا میں ایسا حشر بپا ہے۔ جیسا آج تک کبھی نہیں ہوا۔ قریباً دنیا کی تمام حکومتیں ایک دوسری کے خلاف چڑھائی کر رہی ہیں۔ ایسا کشت و خون ہو رہا ہے۔ اور اس قدر زمین خون سے بھر رہی ہے کہ اس سے قبل کبھی نہیں بھری گئی۔ اور ایسی عالمگیر تباہی ہو رہی ہے۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے۔ وہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مصلح موعود ہونے کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔

خاکسار سید غلام حسین (خانصاحب) از بھوپال

اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْ یُرٰی لَہٗ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا کی تصدیق

احباب جماعت کی خوابیں

(۱۵)

حافظ مبین الحق صاحب امرتسر سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

ایک عرصہ گذرا کہ گرمیوں کا موسم تھا صبح میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھک میں تلاوت کرنے کے لئے آیا۔ جب تلاوت کر چکا۔ تو اچانک میرا مونہہ اوپر کو اٹھ گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ چھت غائب تھی۔ میری آنکھیں آسمان کو دیکھ رہی تھیں۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے دیکھا آسمان پر ستاروں کے ساتھ جڑا ہوا "امیر المومنین زندہ باد" لکھا تھا جو کہ بہت روشن اور بہت بڑا یعنی جلی الفاظ میں لکھا ہوا تھا۔ یہ دیکھنے کے بعد اچانک مجھے چھت نظر آگئی۔ اور آسمان غائب ہو گیا۔ مجھے اس نظارہ پر بڑی حیرانی ہوئی اور میرے دل کو بڑی تقویت ہوئی۔ اور خوشی بھی ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر یاد آگیا ؎

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں
کوئی ہو جائے اگر بندہ فرماں تیرا

پس مجھے یقین ہو گیا۔ کہ جبکہ حضور کے ساتھ آسمانی نصرت ہے تو زمین والے حضور کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے آسمان پر لکھ دیا ہے۔ کہ کہ امیر المومنین زندہ باد۔ پس یقیناً حضور کو لمبی عمر عطا ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ

(۱۶)

مکرم سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن اپنے ۲ فروری کے خط میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

کل عزیزم میاں محمد اعظم صاحب کی ایک چٹھی سے اور آج اخبار الفضل کے ذریعہ مبارک و مسعود خبر ملی۔ کہ بافضال الٰہی حضور کو منجانب اللہ یہ بشارت ملی ہے۔ کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ میں حیران ہوں کہ خدمت اقدس میں مبارکباد عرض کروں یا اپنی اور جماعت کی خوش بختی پر مبارکباد کہہ لوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے مصلح موعود کا زمانہ عطا فرمایا۔

ہم جیسے کمزور اور درماندوں کے لئے پاک مصلح موعود کی ہی ضرورت تھی۔ تاکہ ہمیں پار لگائے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں اور بے شمار افضال الٰہی آپ کے اور آپ کے خدام کے شامل حال فرمائے۔ کہ آپ کے قدوم پاک سے دنیا کے اسیروں کی رستگاری مقدر ہے۔ ایسے مقدس پاک مصلح موعود میری اور جماعت کی کمزوریاں دور ہونے کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس پاک دور میں ہمیں ہر قسم کی خیر و برکت کا وارث کرے۔ اور اس کی رضا و خوشنودی کے حصول کے ذرائع ہمیں حاصل ہوں۔ آمین

حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب آج اگر اس دنیا میں ہوتے تو وجد کرتے۔ یقیناً قبر میں اب ان کی رُوح وجد کر رہی ہو گی۔ حضور والا کو غالباً مجھ سے زیادہ ان کا خواب یا کشف معلوم ہے۔ کہ جس میں انہوں نے بزمانہ خلافت اول یہ دیکھا تھا۔ کہ حضور ایک بلند مینار پر چڑھ رہے ہیں۔ جس پر صالحین شہدا صدیقین و نبیین کے مدارج و مقامات مقرر ہیں۔ حضرت خلیفہ اول اور خود حضرت مولوی صاحب مرحوم صدیقیت کے مقام پر جا کر تھم گئے۔ مگر حضور اس بلند مینار پر بجد و جہد جس طرح چڑھ رہے ہیں۔ اردگرد کے مخلصین گلاب کے پھول بکثرت آپ پر نچھاور کر رہے ہیں۔ آخر میں دیکھا۔ کہ آپ کے چہرہ مبارک سے پسینہ کا تقاطر ہو رہا ہے۔ مولوی صاحب نے پسینہ کے قطرے ایک شیشی میں جمع کر کے سونگھے تو گلاب کی یا کوئی اور خوشبو آئی۔ بالآخر حضور صدیقیت سے اوپر نبوت و صدیقیت کے مقام کے درمیان یا نبوت کے پرتو کے نیچے پہنچ گئے۔ حضرت مرحوم کو اس کشف یا خواب کے بعد حضور کے بلند مراتب اور مقام محمود کا اس قدر یقین تھا۔ کہ جماعت کو اور اپنے اہلبیت کو بار بار یہ کہتے تھے کہ جب تک فضل عمر کی دعائیں شامل حال نہ ہوں بیڑا پار نہیں ہو سکتا۔ حضور سے میرے لئے اور اپنے لئے ضرور دعائیں کرائیں۔ بفضلہ تعالیٰ خادم اور اس کے جمیع متعلقین اور تمام جماعت حیدر آباد حضور کے مصلح موعود ہونے پر کامل یقین رکھتی ہے۔

(۱۷)

محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی حضور کی خدمت میں لکھتی ہیں:۔

ایک رویا جو عاجزہ نے گزشتہ سال ماہ جون میں جبکہ حضور دہلی سے تشریف لے گئے تھے۔ اور حضور کی طبیعت علیل تھی شنبہ و دوشنبہ کو دیکھی جو درج ذیل ہے۔

دیکھا کہ ایک عظیم الشان مکان ہے۔ اور رویا میں معلوم ہوا کہ شہزادہ شاہ پور کلے اور حاجی نصیر الحق صاحب کا ہے۔ یعنی طرز ایسی ہے جیسے شہزادہ شاہ پور کے مکانات لدھیانہ میں ہیں۔ اور نہایت خوبصورت باغات ہیں بعد میں تفہیم ہوئی۔ کہ حاجی نصیر الحق صاحب کا مکان ہے۔ ایک دروازہ جانب مغرب ہے اور دوسرا جانب شمال کی جانب نہایت خوبصورت پھول اور درختوں کی جو کہ خوبصورت جھاڑیاں ہیں دونوں طرف قطار ہے۔ جانب مغرب صرف دروازہ ہے اس طرف پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر تمام فرش سبز غالیچہ کا ہے۔ اور دیواروں پر ڈسٹمپر بھی سبز رنگ کا ہے۔ اندر روشنی بھی سبز رنگ کی ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ اندر کمرے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ اور حضور بھی پاس ہی تشریف رکھتے ہیں۔ اور بھی جماعت احمدیہ کے دوست اندر ہیں۔ جن میں سے چند ایک نام جماعت کے دوستوں کے معلوم ہوئے۔ جو کہ دہلی کے ہیں یعنی بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت۔ حافظ عبدالسلام صاحب نائب امیر اور شیخ غلام حسنین صاحب سیکرٹری مال اور حاجی نصیر الحق صاحب۔ اور باقی اور بھی ہیں۔ جن کے نام معلوم نہیں ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے نماز پڑھائی۔ پھر معلوم ہوا کہ کوئی جلسہ مشاورت ہے۔ جس میں اسلام کی ترقی کے متعلق تجاویز ہو رہی ہیں۔ بعد میں حضور باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ کوئی موٹر لائی جائے۔ ادھر ایک طرف عورتیں بھی بیٹھی ہیں۔ اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے آئے۔ اور سب اصحاب بھی ساتھ ہی باہر آگئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر کھڑے ہو گئے۔ جب آنحضرت صلعم باہر تشریف لائے تو آپ کا قد مبارک سب سے بہت ہی اونچا تھا۔ میں نے حضور کی خدمت مبارک میں کچھ روپے پیش کئے۔ جو میں نے اپنے بچوں کی طرف سے نام بنام پیش کئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشی خوشی قبول فرمائے۔ اور اظہار تبسم فرمایا۔ آپ نے ایک لڑکے سے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے جس ترتیب سے میں نے کہا ہے رکابی میں رکھ کر سب پھل وغیرہ لے آؤ۔ ان میں بہت سے پھل رکھے ہوئے ہیں۔ جو حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں پیش کئے۔ اور حضور نہایت ہی خوشی سے جلد جلد مہمان نوازی میں مصروف ہیں۔ کبھی اندر تشریف لے جاتے ہیں کبھی باہر آتے ہیں۔ سب کام حضور ہی کر رہے ہیں۔ باقی لوگ خوشی میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ جس لڑکے کو حضور نے حکم دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے پھل لے آئے۔ اس کی عمر تقریباً ۱۲ سال کی ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اور میری زبان پر درود شریف جاری تھا۔

(۱۸)

میاں محمد مراد صاحب حافظ آباد سے لکھتے ہیں

پیارے آقا ۱۹۱۴ء میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو کشف میں دکھایا کہ آپ خلیفہ مقرر ہوئے ہیں اور اب پھر رویا میں میری زبان پر جاری ہوا۔ "مصلح موعود" "فضل عمر" اور جاگنے پر ایک گھنٹہ سے زیادہ بار بلا ارادہ زبان پر خود بخود جاری رہا۔

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۲۰۴ منکہ امۃ الحمید بنت سیٹھی خلیل الرحمن صاحب عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف یکصد روپیہ ہے۔ جو میرے والد صاحب کے ذمہ ہے۔ اور ایک کنال زمین قیمتی ۵۰/- روپے موضع رجادہ میں ہے۔ جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نام ہے۔ یہ اصل ملکیت ۵ کنال میرے والد صاحب کی ہے۔ ڈیڑھ تولہ ٹمن طلائی کانٹے طلائی چھ ماشہ کل دو تولہ قیمتی ۱۲۰/- روپے کل ۲۷۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:- امۃ الحمید دینیات درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ بقلم خود نصرت گرلز سکول۔ گواہ شد:- ڈاکٹر محمد بخش ڈیرزی اسسٹنٹ پنشنر محلہ دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد:- سیٹھی خلیل الرحمن والد موصیہ سوداگر چوب قادیان بقلم خود۔

۷۲۱۸ منکہ شیخ عبد اللطیف ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر اٹھارہ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ والد بزرگوار بقید حیات موجود ہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بعد ازاں میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- شیخ عبد اللطیف متعلم جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:- احقر شریف احمد مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۲۴/۱/۴۴ گواہ شد:- غلام احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اعلانات نکاح

۲۹ دسمبر ۱۹۴۳ء کو بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے عزیز بشیر احمد صاحب کا نکاح محمودہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب آف میاں چنوں ضلع ملتان سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔

نیز عطیہ بیگم صاحبہ کا نکاح ظہور احمد صاحب ولد ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب میاں چنوں ضلع ملتان سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(خاکسار حکیم عبد الرحمن قریشی ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ)

تصحیح:- اعلان نکاح مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء میں لڑکی کا نام عزیزہ بیگم کی بجائے رضیہ بیگم لکھا ہے۔ تصحیح کرلی جائے۔

ملک عبد الرحیم دار الفضل قادیان

نہایت ضروری گذارش

الفضل کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ مارچ ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جارہا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ ۵ مارچ تک چندہ ارسال فرمادیں۔ بصورت عدم وصولی چندہ۔ ۵ مارچ کو ایسے تمام دوستوں کے نام وی پی ارسال کردئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا احباب کا اخلاقی فرض ہوگا۔

(مینیجر الفضل قادیان)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۵ر فروری۔ وزارت جنگ نے اعلان کیا ہے کہ امریکی بحری فوج نے بحرالکاہل میں جزائر مارینا پر حملہ بول دیا ہے۔ اس حملہ میں امریکی فوج کی مدد سینکڑوں بمبار اور شکاری طیارے کر رہے ہیں۔ جزیرہ ہارے پر امریکی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۵ر فروری۔ جرمن طیاروں کا کل کا حملہ بہت زبردست تھا۔ گذشتہ ۴۰ دن کے عرصے میں جرمنوں کی طرف سے لنڈن پر ۴۰ ہوائی حملے کئے گئے ہیں۔ جرمنوں نے آگ لگا دینے والے بم اور دھماکے سے پھٹنے والے بم برسائے۔ ایک بازار میں ۲۰۰ گز تک یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کہ اولے برس رہے ہوں۔ اس کے بعد فی الفور بازار کی دو طرفہ عمارتوں میں ایسی آگ لگی جس سے یہ علاقہ بالکل منور معلوم ہوتا تھا۔ آگ بجھانے والا عملہ فی الفور پہنچ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دشمن نے کل رات بھی لنڈن کو بھسم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اپنے اس اقدام میں کامیاب نہیں ہو سکا البتہ حملے کی وجہ سے اچھا خاصا نقصان ہوا۔ مزدوروں کی ایک بستی میں بہت سے جھونپڑے تباہ ہو گئے۔ ان کے ساتھ بچے بھی اچھی خاصی تعداد میں مرے۔ ملک معظم کے سیکرٹری سر پیپر ڈول بھی ہلاک ہو گئے۔

لنڈن ۲۵ر فروری۔ کل لنڈن پر ہوائی حملہ ہونے کی وجہ سے ایک علاقہ جل گیا جہاں زمانہ سے آرٹ کا ایک بھاری خزانہ موجود تھا جس میں دنیا بھر کی چیدہ چیدہ تصویریں اور نادر اشیاء شامل تھیں۔ یہ خزانہ بھی بموں کی وجہ سے تباہ ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل کے حملے میں حصہ لینے والے جرمن طیاروں کی تعداد پہلے حملے کی نسبت کم تھی۔

واشنگٹن ۲۵ر فروری۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ایک پرانے ساتھی سینیٹر بارکلے نے سینٹ کے ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر کے عہدے سے استعفےٰ دے دیا۔ آپ نے سینٹ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا مسٹر روزویلٹ کا رویہ بے حد ناموزوں ہے۔ پریذیڈنٹ کا بیان حقائق سے عاری ہے۔ انہوں نے ٹیکس بل کے متعلق جو حق استرداد استعمال کیا ہے۔ وہ ہاؤس کے ہر ممبر کی دیانتداری پر حملے کے مترادف ہے۔ کانگرس کے ممبروں میں ذرا بھر بھی خود داری موجود ہو تو انہیں پریذیڈنٹ کے اس حق استرداد کو مات کر کے بل کو قانونی شکل دیدینی چاہیئے۔ کانگرس کے ممبروں کی اکثریت سے پریذیڈنٹ روزویلٹ کے مسترد کردہ بلوں کو از سر نو منظور کر کے انہیں قانونی شکل دے سکنے کی مجاز ہے۔

واشنگٹن ۲۵ر فروری۔ ایوان نمائندگان نے آج صدر روزویلٹ کے ٹیکس کے متعلق ویٹو (اختیارات) کو نامنظور کر دیا ہے۔

لاہور ۲۵ر فروری۔ حال میں لاہور کے قریب ایک ہوائی جہاز گر پڑا۔ جس کا ہواباز چھپال سنگھ ہلاک ہو گیا۔ جو میجر امر سنگھ ڈپٹی ریکروٹنگ آفیسر لاہور کا فرزند تھا۔

سٹاک ہالم ۲۵ر فروری۔ فن لینڈ کے کمانڈر انچیف نے سارے فن لینڈ میں بلیک آؤٹ رکھنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ کیونکہ آپ کو خطرہ ہے کہ روسی ہوائی جہاز مزید بمباری کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۲۵ر فروری۔ سٹاک ہالم کے ڈپلومیٹک حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ جرمنی کے دو مشہور جرنیل مر گئے ہیں۔ ان میں سے ایک فیلڈ مارشل فان بلبرگ سابق جرمن وزیر جنگ ہیں اور دوسرا جنرل فان براسیچ جو گذشتہ دنوں جرمن فوج کے کمانڈر انچیف کے عہدہ سے اس لئے برطرف کر دئے گئے تھے کہ وہ ماسکو کو فتح نہ کر سکے۔

ویٹیکن ۲۵ر فروری۔ ویٹیکن ریڈیو پر پوپ نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں بتلایا ہے کہ روم پر مصیبت کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اور ہم کھلم کھلا یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ایتھنز اور قاہرہ مذہبی اور تاریخی وجوہ کی بنا پر فوجی حملوں سے محفوظ رکھے جا سکتے ہیں تو روم کیوں نہیں۔

ماسکو ۲۵ر فروری۔ ایک سرکاری روسی اعلان مظہر ہے کہ سوویٹ سرخ فوجوں نے سٹارگی روسا پر قبضہ کر لیا ہے۔ جھیل المن کے جنوب مغرب میں روسی فوجیں مشہور ریلوے جنکشن ڈنو میں پہنچ گئی ہیں۔ اور سرخ فوجیں ۲۰۰ میل کے نصف دائرہ کی شکل میں پسکوف پر قبضہ کرنے کے لئے کئی سو آبادیوں پر قبضہ کر کے متواتر آگے بڑھ رہی ہیں۔ روسی فوجیں جرمن حفاظتی لائن پر جا پہنچی ہیں۔

لنڈن ۲۵ر فروری۔ شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹرز میں موجود ایک کے سوا باقی تمام برطانوی نامہ نگاروں نے مسٹر چرچل کو ان کے تازہ بیان کے خلاف پروٹسٹ بھیجا ہے۔ مسٹر چرچل نے نامہ نگاروں پر الزام لگایا تھا کہ وہ روم کے جنوب کی لڑائی کے متعلق تشویشناک اور غلط خبریں بھیجتے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے ہمیں جو کچھ بتایا گیا۔ ہم نے محض وہی بھیجا۔

ویسٹ منسٹر ۲۵ر فروری۔ ہاؤس آف لارڈز نے ہندوستان کی چھوٹی ریاستوں کے بڑی ریاستوں سے الحاق کا بل بغیر بحث کے پاس کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۵ر فروری۔ امریکن بھاری بمباروں نے جرمنی کے مشہور شہروں برن برگ ریجنبرگ۔ اسکوہین اور ہارسٹیٹ پر خوفناک حملے کئے۔ ریجنبرگ میں طیارہ سازی کے کارخانے ہیں۔ شہر کے طیارہ سازی کے دو مشہور کارخانوں کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا گیا۔ اتحادی طیاروں نے مغربی اور جنوبی جرمنی پر خوفناک بمباری کی اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اتحادی بمباروں نے اطالیہ کے اڈوں سے اڑ کر جرمنی پر حملہ کیا۔ اور خاص طور پر طیارہ سازی کے کارخانوں کو نشانہ بنایا۔

واشنگٹن ۲۵ر فروری۔ وسطی بحرالکاہل میں مارشل کے جزیروں میں سے ایک جاپانی جزیرے پر امریکی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جنوبی بحرالکاہل میں جاپانی ہوائی اڈوں کو اتنا نقصان پہنچا دیا گیا ہے کہ بسمارک کے جزائر تک ہمارے جہازوں کے آنے جانے میں کوئی روک نہیں ڈال سکتے۔ ہمارے بحری دستے اس حلقے کو تنگ کرتے جا رہے ہیں۔ دشمن کا ایک مال لے جانے والا جہاز ایک فوج بردار جہاز ڈبو دیا گیا۔ ایک ڈسٹرائر جہاز تباہ کر دیا گیا۔ نو بجرے برباد کئے گئے۔

واشنگٹن ۲۵ر فروری۔ ارجنٹائن کے پریذیڈنٹ نے استعفےٰ دیدیا ہے۔ اور وائس پریذیڈنٹ نے فی الحال یہ عہدہ سنبھال لیا ہے۔

لاہور ۲۵ر فروری۔ پنجاب میں سب سے پہلے راولپنڈی میں مارچ کے پہلے ہفتہ سے راشن جاری ہوگا۔ اور لاہور میں مئی سے۔

دہلی ۲۵ر فروری۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی میں مسٹر جوشی نے ریلوے بجٹ کے موقعہ پر اسلئے تحریک تخفیف پیش کی۔ کہ ریلوے کے سب ملازمین کے لئے پراویڈنٹ فنڈ لازمی کیا جائے۔ جو کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔ اگر اس تجویز پر عمل کیا گیا۔ تو بہتر لاکھ روپیہ زیادہ گورنمنٹ کو ہر سال برداشت کرنا پڑے گا۔

لنڈن ۲۵ر فروری۔ اٹلی کے متعلق تازہ خبر یہ ہے کہ پانچویں فوج نے اپنے دونو مورچوں پر اپنی حالت درست کر لی ہے۔ دشمن نے جو حملے کئے۔ انہیں کامیابی سے روک لیا گیا۔

ماسکو ۲۵ر فروری۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ روسیوں نے حملہ کر کے اٹسک پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو سفید روس میں جرمنوں کی اہم چھاؤنی تھی۔

لنڈن ۲۵ر فروری۔ آج سویرے امریکی جہازوں نے بلجیم اور ہالینڈ میں دشمن کے اڈوں پر حملے کئے۔

دہلی ۲۵ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں سمندر پار ہندوستانیوں کے نمائندے ڈاکٹر کھرے نے کہا۔ برما پر قبضہ کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند۔ ہندوستانیوں کے نفع و نقصان کا پورا پورا خیال رکھے گی۔